سوال

(318) حدیث رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدیزید کی جو روایت سنن ابی داوُد (کتاب الطلاق باب فی البتۃ) میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ہے وہ صحیح ہے؟ نیز یہی روایت مندرجہ ذیل سندوں سے کس درجے کی ہے؟

1۔ "حدثنا سلیمان بن داود العتکی، نا جریر بن حازم، عن الزبیر بن سعید، عن عبداللہ بن علی ابن یزید بن رکانۃ، عن أبیہ، عن جدہ"

(سنن ابی داوُد کتاب الطلاق باب فی البتۃ ح 2208، مسند ابوداوُد طیالسی حدیث رقم: 1188)

2۔ "حدثنا ہناد: نا قبیصۃ عن جریر بن حازم

(جامع ترمذی کتاب الطلاق باب 2 ما جاء فی الرجال یطلق امراۃ البتۃ ح 1177) (ناصر رشید راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود کے ہمارے نسخہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ والی حدیث کا نمبر 2206 ہے۔

(نیز دیکھئے مسند الشافعی ص 153، ترتیب سنجر بن عبداللہ الناصری 1279،، الام 7/174)

اس کی سند حسن لذاتہ ہے، اسے ابوداوُد، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اضطراب سے معلول قرار دیا ہے حالانکہ اس روایت میں کوئی بھی اضطراب نہیں۔ حافظ ابن عبدالبر انے بعض مجہول لوگوں سے "ضعفوہ" کا عندیہ دیا ہے۔ یہ ضعیف قرار دینے والے لوگ کون ہیں؟ ہمیں معلوم نہیں۔ تفصیل میری کتاب نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داوُد (ج 2 ص 5621 قلمی) میں ہے یسر اللہ لنا طبعہ۔

بعض لوگوں نے اس حدیث کے تین راویوں کو مجہول وغیرہ کہہ کر کلام کیا ہے جس کا جواب درج ذیل ہے۔

1۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا محمد بن علی بن شافع رحمۃ اللہ علیہ ثقہ تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے چچا ثقہ ہیں(مسند الشافعی ص276الام5/174)

ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو صحیح کہا: (سنن الدار قطنی 4/33ح3933)

حاکم نے کہا: وہ اپنے زمانے میں قریش کے شیخ تھے۔(المستدرک للحاکم 2/200ح2808)

اور حاکم نے ان کی روایت کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا۔

معلوم ہوا کہ محمد بن علی بن شافع ثقہ و صدوق تھے۔

2۔عبداللہ بن علی بن السائب کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ثقہ (مسند الشافعی ص276الام5/174)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں کتاب الثقات (5/34) میں ذکر کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ حدیث کو صحیح کہا جو کہ امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کی توثیق ہے۔

تحریر تقریب التہذیب میں ہے۔

"بل صدوق حسن الحدیث"(2/241ت3484)

ابن خلفون نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کیا۔(ایضاً ص241)

خلاصہ یہ کہ عبداللہ بن علی ثقہ و صدوق تھے۔

3۔نافع بن عجیر کو ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات(5/469) میں ذکر کیا اور حاکم نے مستدرک(3/211ح4939) میں اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو صحیح کہا:

ابو القاسم البغوی رحمۃ اللہ علیہ ، ابو نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ ، ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے انھیں صحابہ میں ذکر کیا۔ دیکھئے الاصابہ (3/545ت8661)

خلاصہ کہ نافع بن عجیر یا تو صحابی تھے یا ثقہ و صدوق تابعی تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ان راویوں کو مجہول و مستور قرار دے کر اس حدیث کو رد کر دینا غلط ہے۔

جریر حازم عن الزبیر بن سعید والی روایت (سنن ابی داوَد: 2208) بلحاظ سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی الزبیر بن سعید لین الحدیث تھا۔(دیکھئے تقریب التہذیب: 1995)

2۔سنن ترمذی میں ہناد: نا قبیصۃ والی روایت وہی ہے جو سنن ابی داؤد والی ہے اور یہ سند بھی زبیر بن سعید ضعیف (کمزور حدیثیں بیان کرنے والے) راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔(شہادت، مئی 2000ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ]

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ597

محدث فتویٰ